اردو اکیڈمی شمالی امریکہ کی ادبی نشست انجم رومانی کے نام

۲۱ جون ، ۲۰۱۵ کے دن اردو اکیڈمی شمالی امریکہ کے تحت منعقد کی گئ ادبی نشست بڑے خوش دل ماحول میں شروع ہوئ جب اکیڈمی کے پریسیڈنٹ جناب تاشی ظہیر صاحب نے سب کا خیر مقدم کرنے کے لئے اسٹیج سم بھالا۔ انہوں نے اس شام کے پروگرام کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انجم رومانی صاحب کے بارے میں کچھ گفتگو کی، ساتھ ہی اس محفل کی خصوصیات ظاہر کیں۔ خاص بات یہ تھی کہ جن شاعر کی ذاتی اور ادبی زندگی پر اس شام تذکرہ ہونا تھا، ان کے فرزند سرود انجم ، ان کی بہو خالدہ سرود اور پوتے عثمان سرود وہاں موجود تھے جن کو صدارت کے لئے مدعو ء کیا گیا۔ ان حضرات کے ساتھ محترمہ عروج اعوان صاحبہ کو بھی بلایا گیا جن کی محنتوں کی وجہ سے ان سب کی موجودگی ممکن ہو پائ تھی۔

رمضان کے دن ہونے کی وجہ سے یہ محفل کا صرف ایک ہی دور رہا جس میں انجم رومانی صاحب کی زندگی اور فن پر تبصرہ کیا گیا ۔ تاشی صاحب نے انجم رومانی کی لکھی ایک نعت پڑھ کر محفل کا آغاز کیا پھر نظامت کی ذمہ داری جناب جعفر شاہ صاحب کو سونپی گئ جسے وہ پہلی بار سر انجام دے رہے تھے ۔

انجم رومانی

انجم رومانی کی ولادت ۲۸ ستمبر ۱۹۲۰ میں سلطان پور لودھی ،کپور تھلا اسٹیٹ پنجاب ، برطانوی بھارت میں ،ایک مغل خاندان میں ہوئ۔ ان کا نام فضل دین رکھا گیا۔ شاعری کی دنیا میں انہوں نے انجم رومانی نام اختیار کیا اور اسی نام سے شہرت بھی پائ۔

اسلامیہ کالج جلندھر سے بی یے کیا ، پھر لاہور گورمنٹ کالج سے میتھ میں ایم اے۔ آگے چل کر دیال سنگھ کالج میں میتھ کے پڑھانے کی ملازمت اختیار کی۔ وہ ایک ذمہ دار استاد تھے جو شاگردوں کو محنت اور ایمانداری سے علم دیتے۔ اسلامیہ کالج سے بطور وائس پرنسپل رٹائر ہوئے مگر کالج کے نیشنلائزیشن کی وجہ سے انہیں پینشن نہ مل

سکی۔ اس پر تحمّل کیا اور گھر میں میتھ کے ٹیوشن پڑھانے لگے۔اس میں بھی ضرورت سے زیادہ کی لالچ نہ کی اور طلباء کو صحیح علم سے نوازا۔

استادی کے علاوہ انجم رومانی صاحب کا تعلّق اسٹرانومی سے بھی بڑا گہرا رہا۔ ان کے کچھ اشعار ان کی اس صلاحیت کی جانب بھی اشارہ کرتے ہیں

ایمانداری اور حلال رزق کا اتنا احتیاط کرتے کہ کسی سے تحفے لینا گوارا نہ کرتے، اس خدشے کے تحت کہ کیسی روزی یا کیسی نیت سے خریدہ گیا ہو۔ دوستی میں وفاداری کے قائل تھے مگر دوستی کی انتہا سفارش کو کبھی نہ بننے دی اور بی ایمانی اور رشوت خوری سے اتنا گریز کہ نہ رشوت لیتے نہ مانگنے والے کو خوش کرتے ۔ اسی سلسلے میں نیا گھر تیّار کرانے پر ۶ مہینوں تک گھر میں بجلی اور گیس جیسی سہولتوں کے بغیر گزارہ کیا۔ جب بھی ان سہولتوں کی عرضی دینے جاتے، افسر کے رشوت طلب کرنے پر اس تقاضوں کو ٹھکرا کر واپس آ جاتے۔ ملک میں بے ایمانی کی وبا انجم رومانی کو بہت تکلیف دیتی۔ یہ احساس ان کی شاعری میں کہیں درد و غم تو کہیں طنز کی شکل میں نظر آتا ہے۔

ملازمت کی مصروفیات سے فارغ ہونے پر بھی انجم رومانی اپنے آپ کو کئ ضمہ داریوں میں الجھائے رکھتے ۔ ٹیوشن پڑھانے کے علاوہ گھر کا سودا لاتے، اور حساب کتاب رکھتے۔ پوتے پوتیوں کو دینی تعلیم بھی خود ہی فراہم فرماتے۔ایک طے شدہ معمول پر ان کا دن مبنی رہتا جس میں آخری دن تک انہوں نے تبدیلی گوارا نہ کی۔ کھانے پینے میں موسمی پھل اور سبزیاں کھانے کے قائل تھے اور بیماریوں میں دوا کے بدلے غذا ہی میں علاج ڈھونڈتے۔

انجم رومانی کا دل حبِّ مزہب و ملک سے لبریز تھا۔ ان کی لکھی شاعری اور نعتوں میں یہ بات خاص طور سے نمایاں نظر آتی ہے۔ اکثر خدا سے ا جز و نیاز سے ہمکلام ہوتے ۔ خوفِ خدا کا احساس اور اس کا اظہار روزانہ معمول کا حصہ تھا۔

۱۹۷۱ کے پارٹیشن کے دوران ان کے والد، والدہ، اور ایک بھائ کی شہادت ہو گئ، جس کا غم ان کے دل سے کبھی دور نہ ہوا۔ اداسی کا ایک رنگ ان پر ہمیشہ چھایا رہتا ، یہاں تک کے گاہے گاہے ان کے دل نے درویشانہ طبیعت اختیار کر لی تھی۔ شاید زندگی کے ہاتھوں پائے ان صدمات کا اثر ہی تھا کہ انجم صاحب بہت محتاط رہتے۔ کوئ بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اس پر بڑی گہرائ سے سوچتے، اور ہر پہلو سے اس کا جائزہ لیتے۔

انجم رومانی اکثر گھر پر ادبی محفل سجاتے۔ چائے کے ساتھ شعر و سخن کے دور چلتے۔ ان کے پسندیدہ شاعروں میں الّامہ اقبال بھی شامل ہیں جن کے خیالات کی عکّاسی انجم رومانی کی شاعری میں بھی پائ جاتی ہے ۔ ان کے ہم عصر شعراء میں انتظار حسین، شہرت بخاری، اعجاز حسین بٹالوی، حنیف رامے، الطاف گوہر، گلزار وفا چودھری ، احمد حسین حامد، عطاء الحق قاسمی، سراج منیر۔ ڈاکٹر تحسین فراقی، سعادت سعید، اور علی اکبر عباس شامل ہیں۔ انجم رومانی کی عمر ۶۵ سال تھی جب ان کی کتاب ْ کوئے ملامت ڈاکٹر تحسین فاروقی کی کوششوں کی وجہہ سے منظرِ عام پر آئ۔

انجم رومانی کی زندگی کا آخری دور خوفِ خدا، جذبہ انکسار، طلبِ عفو، اور خاکساری سے بھرپور رہا۔ اس دور میں شعر کہنا کم، لوگوں سے ملنا جلنا قطع کر دیا تھا ۔ نہ مشاعروں میں شرکت کرتے نہ ہی انٹرویو دینے پر راضی ہوتے۔ پرانی یادوں کو دل سے لگائے رہتے ۔ اسی طرح زندگی کی آخری شام ۱۳ اپریل ۲۰۰۱ کو آ گئ ، اور انجم رومانی مالکِ حقیقی کی ملاقات کو چل دئے۔

انجم رومانی کی لکھی کتابوں مین کوئے ملامت ، دنیا کے کنارے، اور کلّیاتِ انجم شامل ہیں

انجم رومانی کی شاعری پڑھنے والے افراد کچھ یوں تھے۔

۱) ارشاد علی خان صاحب ناز اور طرح کا ہے ادا اور طرح کی وہ چاہتے ہیں ہم سے وفا اور طرح کی

۲) شمس الرحمان صاحبہ پتھّر بھی فقیروں کے سرہانے کے نہیں ہم سب کچھ ہیں بس انسان ٹھکانے کے نہیں ہم

۳) سیّد بابر صاحب بچّوں میں جس طرح کوئ پاگل گھرا ہوا افکار نو میں دل ہے مسلسل گھرا ہوا

۴) حاتم رانی صاحب میرے اکھڑ پن پے مجھ کو معاف کریں احباب وہ لمحے وہ منظر دیکھے بھول گئے آداب

۵) کوثر سیّد صاحبہ جہاں تک گیا کاروانِ خیال نہ تھا کچھ بہ جز حسرتِ پائمال

۶) عبدالستار غزالی صاحب راتوں کو ہا نٹ کرتی ہیں یادیں پرانیاں ہے وائے عمر رفتہ کی ریشہ توانیاں

۷) ا روند کمار صاحب تن ڈھانپ پہن کر ٹاٹ بھلے دن آئینگے دم سادھ زمانہ کاٹ بھلے دن آئینگے

۸) خالد رانا صاحب رات گنوائے کھیل کر من مورکھ کے سنگ ان کو مادھو پوستی رنگ مین ڈالے بھنگ

۹) تصدّق عطّاری صاحب تسلیم اس کو اہل خلافت نہ کیجئے فاسق کے ہاتھ پر کبھی بیعت نہ کیجئے

۱۰) زی شان عبّاسی صاحب نہیں نام و نشاں سائے کا لیکن یار بیٹھے ہیں اگے شاد زمیں سے خود بہ خود دیوار بیٹھے ہیں

۱۱) احمر شہوار صاحب حرف ثنا جو نوق قلم تک پہونچ گیا عجز رقم بھی حسن رقم تک پہونچ گیا

لب سے نالے کی جگہ نعرہ یا ہو نکلے بات کرنے کا تو آخر کوئ پہلو نکلے

۱۲) سیّد اسلم صاحب کھوئے کھوئے کب رہتے تھے تم پہلے آؤ بیٹھو بات کرو کچھ دل بہلے

۱۳) ڈاکٹر پریا ستیا صاحبہ (با ترنم) ہر چند انہیں عہد فراموش نہ ہوگا لیکن ہمیں اس وقت کوئ ہوش نہ ہوگا

۱۴) عروج اعوان صاحبہ چاند اگر (نظم)

۱۵) نگیش اَوَدھانی صاحب (با ترنم) کچھ اجنبی سے لوگ تھے کچھ اجنبی سے ہم دنیا میں ہو نہ پائے شناسا کسی سے ہم

اس آخری پیشکش کے ساتھ انجم رومانی صاحب کو کلام پڑھنے کا دور ختم ہوا اور جعفر شاہ صاحب نے مہمانِ خصوصی سرود انجم صاحب کو اپنے والدِ بزرگوار کے متعلّق کچھ باتیں محفل تک پہنچانے کی درخواست کی، جسے سرود انجم صاحب نے قبول کر کے اس عظیم شاعر کے ذکر کو اور رنگوں سے نوازا۔ سرود انجم صاحب نے اردو اکیڈمی کے ادبی ذوق کو بھی دل سے سراہا۔ اور اس طرح دل کو سرشار کرنے والی ایک اور ادبی محفل ختم ہوئ۔

***یہ مضمون کلیات انجم رومانی میں انجم رومانی کے فرزند سرود انجم صاحب اور ، دختر یاسمین انجم جاوید کے لکھے احوال پر مبنی ہے۔